Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۸ ۲۳ اخاء ۱۳۳۳ ہش - ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۴ء نمبر ۱۸۳

لاہور امرتسر ٹرین سروس کے متعلق مزید تفصیلات کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۲۲ اکتوبر: جمعرات سے لاہور اور امرتسر کے درمیان جوٹرین سروس شروع ہوگی۔ اس کے اوقات اور کسٹم کی تلاشی کے متعلق تفصیلات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ لاہور سے گاڑی دن کے ایک بج کر پندرہ منٹ پر روانہ ہوگی، اور شام کو پانچ بج کر پینتالیس منٹ پر امرتسر پہنچ جائے گی۔ جس سے مسافر شام کو امرتسر سے سیدھی روانہ ہونے والی گاڑیوں کو پکڑ سکیں گے۔ جلد ہی پولیس اور کسٹم کے آفیسر کاغذات کا معائنہ کریں گے۔ اور اسباب وغیرہ کی تلاشی لیں گے۔ امرتسر سے گاڑی صبح نو بج کر تیس منٹ پر روانہ ہوگی، اور دن کے دو بجے لاہور پہنچ جائے گی۔

مسلم لیگ کا مجوزہ کنونشن اگلے سال جنوری تک ملتوی کر دیا گیا

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کا جو کنونشن اس ماہ کے آخر میں منعقد ہونے والا تھا اب اسے اگلے سال جنوری تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ مسلم لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ نے آج دو گھنٹے کے اجلاس کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ کنونشن کی تاریخوں کا اعلان صدر پاکستان مسلم لیگ بعد میں کریں گے۔

پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد میں پچاس فیصدی اضافہ کر دیا جائیگا

یہ امداد نہایت تیزی سے پاکستان بھیجی جائے گی۔ پہلی کھیپ پیر کے روز روانہ کی جا رہی ہے

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ واشنگٹن میں امریکی افسروں نے کہا ہے۔ کہ اس سال کے شروع میں پاکستان کے لئے جتنی فوجی امداد رکھی گئی تھی۔ اس میں کم از کم پچاس فی صدی اضافہ کر دیا جائے گا۔ ان افسروں کا کہنا ہے کہ دنیا کی موجودہ فوجی ضروریات کا جائزہ لینے کے بعد امریکی حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے، کہ پاکستان کو اور زیادہ امداد دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ یہ امداد نہایت تیزی کے ساتھ پاکستان روانہ کی جائیگی۔ اور وقت مقررہ یعنی جون ۱۹۵۵ء سے پہلے پہلے مکمل طور پر پہنچا دی جائے گی۔ فوجی امداد کی پہلی کھیپ پیر کو امریکہ سے پاکستان روانہ ہونے والی ہے۔ امریکہ اقتصادی امداد کے تحت بھی بجلی اور آبپاشی کے منصوبوں کے لئے مشینیں بھی پاکستان بھیج رہا ہے۔ اس سے قبل دس کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی اقتصادی امداد پاکستان کو دینے کا اعلان کیا جا چکا ہے۔

پاکستانی بحری بیڑے کے تباہ کن جہاز ترکی۔ شام۔ لبنان اور مصر کے

خیر سگالی کے دورہ پر

مالٹا ۲۲ اکتوبر۔ پاکستانی بحری بیڑے کے تباہ کن جہاز مالٹا سے ترکی۔ شام۔ لبنان اور مصر کے خیر سگالی کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف ریر ایڈمیرل چودھری کا پرچم جہاز ٹیپو سلطان پر لہرا رہا ہے۔ اور وہ ذاتی طور پر اس دستے کی کمان کر رہے ہیں۔ یہ دستہ منگل کو استنبول پہنچے گا۔ اور چار دن ٹھہرنے کے بعد شام کی بندرگاہ انطاکیہ روانہ ہو جائے گا۔ وہاں سے روانہ ہو کر یہ جہاز بیروت اور اسکندریہ بھی جائیں گے۔

کشمیر کے لاکھوں باشندے شدید ظلم و ستم

کا شکار رہے

سری نگر ۲۲ اکتوبر۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے کارکنوں نے پچھلے دنوں آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کو ایک یادداشت پیش کی تھی۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال انتہائی ابتر ہو چکی ہے۔ وہاں کے لاکھوں باشندے مصائب و آلام اور ظلم و ستم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ لیکن ہندوستانی اخبارات میں ان کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں چھپتا۔ یادداشت میں پنڈت نہرو کے اس اعلان پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کی گرفتاری کے بعد فائرنگ میں صرف ۳۳ آدمی ہلاک ہوئے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے۔ کہ فائرنگ سے مرنے والوں کی تعداد پندرہ سو سے کسی طرح کم نہیں۔ بے شمار لوگوں کو قید کر لیا گیا۔ بہت سے لوگوں کو سال کو ٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا۔ اور ان پر طرح طرح کے ناقابل برداشت ظلم ڈھائے گئے۔ نام نہاد دستور ساز اسمبلی کے بیس ممبروں کو جیل بھیج دیا گیا۔ اور باقیوں کو بخشی غلام محمد کے مکان پر لے جایا گیا۔ ۵ اور ان پر سختی کر کے انہیں مجبور کیا گیا کہ بخشی غلام محمد پر اعتماد کے لئے تیار کیا گیا۔

سیاسی کمیٹی میں ہندوستان کی قرارداد

نیو یارک ۲۲ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی کا آج پھر اجلاس ہوا جس میں جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ اجلاس میں ہندوستان نے ایک قرارداد کا مسودہ پیش کیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ایک مصالحت کنندہ کو مقرر کیا جائے۔ جو تینوں ملکوں کو قریب لانے کی کوشش کرے۔ اور ایسا حل نکالے جو سب کو منظور ہو۔

مغربی جرمنی میں جاسوسوں کا گروہ

بون ۲۲ اکتوبر۔ بون سے اعلان ہوا ہے۔ کہ مغربی جرمنی کی حکومت نے جاسوسوں کے ایک گروہ کا پتہ لگایا ہے۔ اس سلسلہ میں کئی آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

٭ حیثیت ملک کی زندگی میں اس قدر بلند ہے۔ کہ میری رائے میں کوئی شخص انہیں یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اس قسم کے اجلاس میں شریک ہوں۔"

برطانیہ مصر کو اسلحہ بھیجے گا

قاہرہ میں مقیم برطانوی سفیر کا بیان

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ مصر میں برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن نے کہا ہے۔ کہ معاہدہ سویز پر دستخط ہونے کے بعد اب برطانیہ مصر کو اسلحہ بھیجے گا۔ انہوں نے آج قاہرہ سے لندن روانہ ہونے سے پہلے کہا۔ کہ برطانیہ کی طرف سے مصر کی اقتصادی ناکہ بندی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا۔ میں مصر کی موجودہ حکومت کے حقیقت پسندانہ رویہ کی قدر کرتا ہوں۔ اسی حقیقت پسندانہ رویہ کی وجہ سے سوڈان اور سویز کے مسائل پر سمجھوتہ ہو سکا۔

وزیر اعلیٰ کی طرف سے غلط خبر کی تردید

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ ملک محمد فیروز خاں نون وزیر اعلیٰ پنجاب نے درج ذیل بیان جاری کیا ہے:۔ "میری توجہ ایک خبر کی جانب مبذول کرائی گئی ہے۔ جو ایک مقامی اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ اور جس میں کہا گیا ہے۔ کہ محترمہ فاطمہ جناح نے میری یہ دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ وہ مغربی پاکستان کے مجلس دستور ساز کے اراکین اور سیاسی رہنماؤں کے اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ جو لاہور میں منعقد ہونا تھا۔ یہ قطعاً غلط ہے میں نے ایسی کوئی دعوت موصوفہ کو نہیں دی۔ ان کی ٭

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ابھی کچھ درد ہے۔

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب سنگاپور پہنچ گئے

سنگاپور ۲۱ اکتوبر۔ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم سید شاہ محمد صاحب اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ یہاں بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ احباب مکرم شاہ صاحب کے بخیر و عافیت اپنی منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

مسٹر محمد علی آج کراچی واپس پہنچ رہے ہیں

لندن ۲۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی جو واشنگٹن سے کراچی واپس آ رہے ہیں، آج رات لندن پہنچ گئے۔ اور کل رات تک کراچی واپس پہنچ جائیں گے۔ واشنگٹن سے روانگی پر ان کو پُرجوش طریقے سے الوداع کہا گیا۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں بھی مسٹر محمد علی کے ساتھ واپس آ رہے ہیں۔

معاہدہ اوقیانوس کی کونسل کا اجلاس

پیرس ۔ ۲۲ اکتوبر: آج معاہدہ اوقیانوس کی کونسل کا اجلاس ہوا۔ جس میں لندن کانفرنس کے فیصلوں اور مغربی جرمنی کو معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شامل کرنے کے متعلق غور و فکر کیا گیا۔

لندن ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹرسٹ کا اے زون منگل کو اٹلی کے حوالے کر دیا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

حصولِ علم ہر مسلمان کا فرض ہے

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علٰی کل مسلم (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم کا حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے ؎

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب اور احباب جماعت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب بہت نزدیک آرہی ہے۔ حسب فیصلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز۔ ہر آمد رکھنے والے احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرے۔"

جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات جس کی بڑی وجہ گرانی اجناس ہے۔ کے لئے یہ چندہ ناکافی ہوتا ہے۔ کیونکہ احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کرتے۔ اور جو چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ یہ ملحوظ نہیں رکھتا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تا کہ جلسہ کے انتظامات میں دقتوں کا سامنا نہ ہو۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ تمام جماعت اگر اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا تو کر دیں۔ لیکن اس آمد سے جلسہ کے اخراجات پورے نہ ہوں۔

چاہیئے کہ کوئی آمد رکھنے والا احمدی ایسا نہ ہو جو نہ صرف پوری شرح کے مطابق بلکہ انعقاد جلسہ سے قبل چندہ ادا نہ کر دے۔

علاوہ روحانی امتیازات کے ہمارے جلسہ کو ایک یہ امتیاز بھی حاصل ہے۔ کہ پینتیس چالیس ہزار کے مجمع کے لئے متواتر کئی دن تک مرکز کی طرف سے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ جلسے تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اور ہمارے جلسے سے بڑے بڑے جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ جن کو برسر اقتدار پارٹیاں کرتی ہیں لیکن کھانے کا انتظام وہ لوگ بھی نہیں کر سکتے۔ ایسے بابرکت اور عدیم المثال جلسہ کے لئے عدیم المثال قربانی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ وصولی کے متعلق اپنی سعی کو تیز تر فرما دیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

تحریک جدید دفتر اوّل کے بقایا دار

السابقون الاولون کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر کی طرف سے بقایا داران کو ان کے بقایا کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ تا وہ اپنا بقایا ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ فہرست میں درج کرا لیں۔ بقایا کے ساتھ ان کا سال بھی بتایا جاتا ہے۔ کہ کس سال کا بقایا ہے۔ ادائیگی بقایا کے وقت اگر کسی کو سال نہ یاد رہے۔ تو صرف لفظ "بقایا تحریک جدید" لکھ کر مرکز میں ارسال فرمائیں۔ تحریک جدید کا ہر قسم کا چندہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پتے سے ارسال فرمائیں۔ اور کوپن پر تصریح کرنا ضروری ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دار القضاء کا اعلان

بمقدمہ سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب بنام زینب بی بی صاحبہ دختر ریاض احمد صاحب ورثا میاں محکم دین صاحب مرحوم کالا گوجراں ضلع جہلم سابق تاریخ سماعت ۱۱/۵۴ منسوخ کر کے ۱۱/۵۴ مقرر کی گئی ہے۔ تکمہ زینب بی بی صاحبہ کو عام طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ۱۱/۵۴ کو دار القضاء ربوہ میں پیروی کے لئے پہنچ جائیں۔

(قاضی سلسلہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے فیوض غیر محدود ہیں

"بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جب ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس کے اوامر کی پیروی کرو۔ اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے۔ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں۔ جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے۔ وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔" (ملفوظات)

سلطان زنجبار کی خدمت میں سواحلی ترجمۃ القرآن کا ہدیہ پیش کیا گیا

سلطان زنجبار کی خدمت میں شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ و امیر جماعت ہائے مشرقی افریقہ کی طرف سے ان کے ۷۵ ویں یوم پیدائش پر مبارکباد اور نیک جذبات کا تار دیا گیا۔ سلطان موصوف کی طرف سے بذریعہ تار مبارکبادی پر شکریہ کا پیغام موصول ہوا۔ مولوی جلال الدین صاحب قمر اور چوہدری مختار احمد صاحب ایاز پر مشتمل ایک وفد زنجبار کے سلطان کی خدمت میں سواحلی ترجمۃ القرآن کا تحفہ پیش کرنے کے لئے بھجوایا گیا۔ سلطان نے بڑی مسرت سے تحفہ قبول کیا۔ (وکالت تبشیر)

پتہ مطلوب ہے

مولوی عبد الرحیم صاحب راٹھور بی۔ اے آف کشمیر کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو براہ کرم فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(سید عبد الحی جامعۃ المبشرین ربوہ ضلع جھنگ)

(۲) ماسٹر محمد حسن صاحب تاج جو ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مرحوم کے داماد تھے کے پتہ کی ضرورت ہے اگر وہ خود پڑھیں تو یا اگر کسی اور کو ان کے پتہ کا علم ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

(امام علام محمد ٹیلر۔ مسلم ٹیلرنگ ہاؤس بلاک ع ۱۸ سرگودہا)

دعائے نعم البدل

برادرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب اکونٹس برانچ O.M.A ٹی۔ ڈی۔ اے ریکلیمیشن ضلع مظفرگڑھ کا چھوٹا بچہ ایک لمبی مدت بیمار رہ کر مورخہ ۱۰/۱۷/۵۴ صبح پانچ بجے فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور بہترین نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری ناصر احمد ارشد ڈیرہ نائب تحصیلدار حصول اراضی ٹی۔ ڈی۔ اے لیہ ضلع مظفرگڑھ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں امام الدین صاحب آف سید والہ ضلع شیخوپورہ جو قبل از ہجرت محلہ ناصر آباد قادیان دار الامان میں رہائش رکھتے تھے۔ اور آج کل احمد نگر نزد ربوہ میں سکونت پذیر تھے۔ دس بارہ روز کی علالت کے بعد اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک دعاگو۔ تہجد گزار اور تبلیغ کا شوق رکھنے والے انسان تھے احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت اور بلندی درجات فرمائے۔ اور پسماندگان کا بھی ہر

درخواست ہائے دعا

میرے بچے کئی روز سے سخت بیمار ہیں عزیزم منصور احمد کی ہڈی بوجہ ایک حادثہ کے ٹوٹ گئی ہے۔ عزیزم منیر احمد دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ سے بہت بیمار ہے۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

(بیگم مرزا مبارک احمد صاحب ڈگری)

(۲) خاکسار کے والد محترم جناب مولوی محمد عبد اللہ فاضل مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ کو کافی عرصہ سے ذیابیطس کی شکایت ہے۔ باوجود کافی علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ نیز دیگر پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احباب مولوی صاحب موصوف کیلئے دعا فرمائیں

(عبد الرحیم مالاباری) کلکتہ

(۳) خاکسار کی اہلیہ ٹی۔ بی کے عارضہ سے بیمار ہے۔ اور سالی سنیٹوریم میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عاجز کو جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔

(طالب دعا: عبد الرحمٰن راحت)

حامیں حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

(خاکسار بشیر احمد قادیانی متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر جھنگ)

روزنامہ الفضل لاہور

76

مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء

پاکستان اور بھارت

پاکستان اور بھارت کے حصول آزادی سے یہ توقع ایک قدرتی امر ہے۔ کہ دونوں ملک کم سے کم ایشیائی اقوام کی آزادی کے لئے متحد ہو کر کوشش کریں گے۔ اور مغربی طاقتور اقوام نے ان ممالک پر جو اپنا سامراج جما رکھا ہے۔ اس سے گلو خلاصی کرانے میں یہ دونوں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ اس توقع کی بنیادی وجہ یہ ہے۔ کہ ایشیائی ممالک میں سے سب سے پہلے یہی ملک سامراج کے چنگل سے آزاد ہوئے۔ اب ان کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں کو بھی اس سے خلاصی دلائیں اور ایشیائی اقوام بھی آزادی کی ہوا میں سانس لے کر اپنی بہبودی کی شاہراہ پر گامزن ہوں۔ اور اس طرح دنیا میں امن کی فضا قائم ہو۔

اگر یہ دونوں ملک اللہ تعالےٰ کے اس احسان پر شکر بجالاتے ہوئے اپنے فرض کو متحد ہو کر ادا کرتے تو یقیناً آج سے کئی سال پہلے مشرقی اقوام مغربی اقوام کے سامراج کے جوئے سے نکل چکی ہوتیں۔ اور جن مشرقی ممالک پر ابھی تک مغربی اقوام کی اجارہ داری قائم ہے وہ ختم ہو چکی ہوتی۔

نہ صرف یہ دونوں ملکوں کا فرض تھا بلکہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ فی الواقعہ یہ دونوں ملک اس کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور یہ صحیح نہیں ہوگا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ ان دونوں کو اپنے فرائض کا احساس نہیں۔ احساس ہے اور ضرور ہے۔ اس کا مظاہرہ دونوں کی اس جد و جہد سے ہوتا ہے۔ جو انہوں نے اقوام متحدہ میں اس امر کے متعلق کی ہے۔ یہ جد و جہد صرف زبانی باتوں تک محدود نہیں رہی بلکہ بہت سے امور میں اس نے ٹھوس صورت بھی اختیار کی ہے۔ اور مشرقی محکوم یا نیم محکوم ممالک کو اس کا فائدہ بھی ضرور ہوا ہے۔

لیکن اس کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ ان دونوں ممالک نے ایشیائی ممالک کی آزادی کے لئے جو جد و جہد کی ہے اس کا اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ متوقع تھا۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دونوں کے ایک دوسرے سے باہمی تعلقات خوشگوار نہیں۔ دونوں کے درمیان شروع ہی سے بعض نہایت تلخ قسم کے تنازعات پیدا ہو گئے۔ جو طے ہونے میں نہیں آتے اور جو وقت اور طاقت یہ دونوں متحد ہو کر ایشیائی ہمسایوں کے آزادی کے لئے صرف کر سکتے تھے۔ وہ وقت اور طاقت باہمی تنازعات میں صرف کرتے رہے ہیں۔ اس لئے جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ کما حقہ فائدہ نہیں پہنچا سکے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ برطانیہ نے ہمیں خوشی سے نہیں۔ بلکہ مجبوری سے آزاد کیا تھا۔ اس کے اپنے حالات کا یہ تقاضا تھا۔ اس لئے دونوں کے مابین جو تنازعات ہیں وہ بھی تقسیم برطانیہ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ کیونکہ آزاد کرنے کے باوجود وہ ہم پر اور مشرق پر اپنا اثر رکھنا چاہتا تھا۔

اگر ہم اس بات کو سمجھ لیتے۔ اور اس کے مطابق عمل کرتے۔ تو یقیناً ہمارے یہ باہمی تنازعات اب سے مدتوں پہلے طے ہو چکے ہوتے۔ اور ہم ایشیائی ممالک کے متعلق اپنے فرائض کو باحسن طریق ادا کرنے کے قابل ہوتے۔ مگر برطانیہ کو تو یہ منظور ہی نہیں تھا۔ اس لئے اس نے ہم پر بظاہر احسان کیا۔ مگر یہ احسان ایک ایسے شہد کی طرح ہے جس میں زہر بھی ملا دیا گیا ہو۔ غالب

مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دور جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

آج ان باہمی تنازعات کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ جہاں دونوں ملکوں کو باہم شیر و شکر ہونا چاہیئے۔ دونوں میں تفریق و تشتت کی خلیج بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور ہم بجائے باہم بغلگیر ہونے کے متضاد سمتوں میں چل پڑے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہم نے نہ صرف ایشیائی ممالک کی امداد کے اہم فرض کی ادائیگی ہی میں کوتاہی کی ہے۔ بلکہ خود ان کے راستہ میں روڑا بنتے جا رہے ہیں۔

اس کی وضاحت بھارت کے اس رویہ سے ہوتی ہے۔ جو اس نے برطانیہ کی طرف داری میں ملایا کے حق خود ارادیت کے تعلق میں اختیار کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ چونکہ ملایا میں غیر ملکی چینیوں کا مسئلہ بھی موجود ہے۔ اس لئے فی الحال برطانیہ کا یہاں تسلط رہنا ضروری ہے۔ حالانکہ اگر یہ کوئی مسئلہ ہے بھی تو یہ دو ایشیائی اقوام کے درمیان ہے۔ یہ ملایا پر برطانیہ کے حق استعمار کا جواز کس طرح بن سکتا ہے۔ یہ تو وہی عذر ہے جو برطانیہ ہندوستان کی آزادی کے متعلق بھی پیش کر سکتا تھا۔ اور فی الواقعہ پیش کرتا رہا ہے۔ کہ یہاں ہندو مسلم سوال موجود ہے۔

پھر چینی تو انڈونیشیا میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جب انڈونیشیا میں یہ مسئلہ ایسا پیچیدہ نہیں بن سکا کہ وہ ہالینڈ کے چنگل سے آزاد ہو جائے۔ تو ملایا میں چینیوں کا سوال ملائیوں کی آزادی کے راستہ میں کس طرح روک بن سکتا ہے ہمیں خوف ہے کہ اگر دونوں ملکوں نے اپنے باہمی تنازعات جلد طے نہ کئے تو بہت ممکن ہے۔ کہ تم ایشیا میں مغربی اقوام کے سامراج کے قیام کے لئے مزید تقویت کا باعث بن جائیں جس سے خود ہماری آزادی بھی ہمارے لئے بے معنے ہو کر رہ جائے۔ کیونکہ ہماری آزادی بھی اسی وقت مستقل ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہمارے ہمسایہ ممالک بھی مغربی سامراج سے آزاد ہوں۔

سیاست کے کھیل

گورنر جنرل پاکستان نے پروڈا ایکٹ کے تحت سابق سزا یافتگان کو بھی معاف کر دیا ہے۔ بلکہ پنجاب کے سابق وزیر اعلےٰ کے خلاف جو مقدمہ اس ایکٹ کے تحت چل رہا تھا۔ اسکو بھی واپس لینے کے احکام صادر کر دیئے ہیں گورنر جنرل نے جو دلیل اپنے فیصلہ کی دی ہے۔ اس کے متعلق معاصر تسنیم لکھتا ہے

"ہم حیران ہیں جب گورنر جنرل یہ مانتے ہیں کہ ماضی میں اس قانون کا صحیح استعمال ہوا ہے۔ اور جن لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں۔ وہ واقعی مجرم تھے۔ تو اس صورت میں محض اس وجہ سے کہ چونکہ آئندہ کے مجرم چھوٹ جائیں گے۔ ماضی کے ثابت شدہ مجرموں کو معاف کر دینا کس طرح درست ہے؟ آئندہ اگر کوئی جرم کرتا ہے اور کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس نے غلط کام کیا ہے۔ تو اس کا معاملہ عدالت میں لے جایا جا سکتا ہے۔ اور اگر وہ عام ملکی قانون کے تحت مجرم ثابت ہو تو اسے سزا دی جا سکتی ہے۔ پروڈا کی تنسیخ نے آئندہ کے مجرموں کی بریت کا کوئی سامان نہیں کیا۔ لیکن گورنر جنرل کے حکم نے ثابت شدہ مجرموں کو معاف کر دیا ہے۔ اور یہ چیز کسی طرح بھی قرین عدل و انصاف نہیں ہے۔"

(تسنیم ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اس کے خلاف معاصر نوائے وقت نے اس فیصلہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"دستور ساز اسمبلی میں پروڈا کی تنسیخ کے سلسلہ میں جو فیصلہ کیا گیا تھا۔ گورنر جنرل نے آج اسے اپنی منطقی انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ پروڈا کی تنسیخ کا پس منظر اب سب کو معلوم ہے۔ کوئی جمہوری جذبہ اس عاجلانہ اقدام کی تہ میں ہرگز کارفرما نہیں تھا۔ مشرقی بنگال کے چند ارکان دستور ساز اسمبلی کے خلاف کچھ مقدمات تیار تھے۔ اور مشرقی بنگال کا مضبوط گورنر سفارش اور سیاسی دباؤ کے باوجود یہ مقدمے واپس لینے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس کے علاوہ ایک مرکزی وزیر اور ایک صوبائی وزیر اعلےٰ کو بھی یہ خدشہ تھا۔ کہ پروڈا کی تلوار ان کے سر پر لٹک رہی ہے۔ اغراض کے اس اتحاد نے راتوں رات ایک کھیل رچایا۔ اور وہ پروڈا جسے ملک سے بددیانتی اور بدعنوانی ختم کرنے کے لئے نافذ کیا گیا تھا صبح تک خود دم توڑ چکا تھا۔ اہل غرض کے سوا ملک کے سارے سیاسی حلقوں نے اس اقدام کی مذمت کی۔ مذمت کی وجہ یہی نہ تھی۔ کہ وزیروں کے احتساب کا ایک ذریعہ تھا وہ بھی جاتا رہا۔ مذمت کی بناء یہ بھی تھی۔ کہ پروڈا منسوخ کرتے وقت دوہری خود غرضی سے کام لیا گیا۔ اپنی اور اپنے دوستوں کی گردن بچا لی گئی۔ لیکن جو مخالف تھے انہیں بدستور پروڈا کے شکنجہ میں کسے رکھنے کا اہتمام بھی کر لیا گیا۔ فضل الرحمٰن نور الامین گروپ اپنے بنگالی حریف مسٹر حمید الحق چودھری سے خوف زدہ تھا۔ اس لئے ان کی سزا بحال رکھی گئی۔ پیرزادہ صاحب مسٹر کھوڑو سے لرزہ براندام تھے۔ اس لئے فیصلہ یہ ہوا۔ کہ سابقہ سزائیں قائم اور آئندہ کے لئے قانون ختم۔"

(نوائے وقت ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

معاصر نوائے وقت کی اس وضاحت سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے۔ کہ جماعت اسلامی اس سیاسی کھیل میں کیا حصہ لے رہی ہے۔ ادھر فضل الرحمٰن وغیرہ گروپ کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے۔ کہ معاصر تسنیم تو گورنر جنرل کی اس معافی سے سخت ناراض ہے۔ مگر جناب محمد شفیع صاحب ایم۔ ایل اے اتنے خوش ہیں۔ کہ انہوں نے معافی کو مولانا مودودی صاحب کی رہائی تک وسعت دینے کی اپیل گورنر جنرل سے کی ہے جو تسنیم کے اسی اخبار کے صفحہ اول پر نمایاں طور سے شائع ہوئی ہے اگر دونوں باہم تبادلہ خیالات کرتے تو کیا بہتر نہ ہوتا۔

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

بعض جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ صدران جماعت مہربانی کر کے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست دعا میری چھوٹی ہمشیرہ چار روز بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے مؤدبانہ التماس ہے کہ عزیزہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ایم اے شکور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

امام المتقین

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب بی ایس سی کراچی

(۲)

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ ہاجرہ وہ خاتون تھیں جن کے بطن سے بڑھاپے میں حضرت ابراہیمؑ کو اولادِ نرینہ حاصل ہوئی۔ لیکن جب ان کو معلوم ہوا کہ ان کے شوہر ان کو اللہ تعالےٰ کے حکم کے تحت ایک بے آب و گیاہ جگہ پر معہ اپنے شیرخوار فرزند کے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ تو انہوں نے اس قربانی کو بخوشی ادا کیا۔ یقیناً حضرت ہاجرہ کو حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ سچی محبت تھی۔ یہ اسی سچی محبت کا تقاضہ تھا کہ انہوں نے اس اعلیٰ ہستی کی رضا کی خاطر ذاتی آرام و سکون اور اپنے خاوند کے قرب کو قربان کرنے کا بیڑہ اٹھا لیا۔ جس اعلےٰ ہستی کی رضا کی خاطر حضرت ابراہیمؑ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ اور اسی میں ان کے خاوند کی بھی رضا تھی۔ پس وہ صحیح معنوں میں اپنے خاوند کے لئے قرۃ العین تھیں اور اللہ تعالےٰ نے جس رنگ میں ان دونوں کی محبت کو ہمیشہ کے لئے زندہ بنا دیا ہے۔ وہ ظاہر و باہر ہے۔

یہ اسی فقید المثال قربانی اور اپنے خاوند کے ساتھ عظیم الشان محبت کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ہاجرہ کے فرزند کو صدق و وفا کا وہ مقام عطا کیا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں ذبح ہو جانے کو بخوشی تیار ہو گئے۔ اور پھر اللہ تعالےٰ نے ان کو اس خدمت کے لئے چن لیا۔ کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ خانہ کعبہ کی عمارت کو کھڑا کریں۔ اور وہ رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین رسول عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ ہی کی نسل میں پیدا ہوئے جن کی بعثت کے لئے حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کی عمارت بناتے وقت دعا مانگی تھی۔

آج دو ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد بھی حج اور عید الاضحیٰ کے ذریعہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ کی محبت اور ان کے جلیل القدر فرزند حضرت اسمٰعیل کی یاد زندہ ہے اور تا قیامت زندہ رہے گی۔

ہمارے موجودہ زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

یتزوج ویولد لہ

کی تکمیل کے ذریعہ اپنے ایک برگزیدہ بندہ اور اپنی ایک برگزیدہ خاتون کی محبت اور رفاقت کی ایک نہایت عظیم الشان اور لازوال مثال قائم فرمائی ہے۔ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کی مثال۔ حضرت اماں جان رضؓ وہ خاتون تھیں۔ جو اس نیت سے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بات پوری ہو جائے۔ جو آپ نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر فرمائی تھی دوردور کر آپ کی ایک نئے نکاح کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کی دعائیں مانگا کرتی تھیں۔ حالانکہ اس بات کے ظاہرا طور پر پورا ہونے سے ان پر سوت آتی تھی۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مثیل ابراہیمؑ قرار دے کر آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ کی مقدس رفاقت کے ثمرات اس ذریت مبشرہ کے وجود میں ظاہر فرمائے۔ جو تمام جہان کی نصرت کرنے والی ہے۔ اور اس ذریت مبشرہ میں وہ جلیل القدر موعود پیدا فرمایا۔ جو آج لاکھوں کی جماعت کے محبوب و مطاع ہیں اور جن کے خدمت اسلام کے کارنامے قیامت تک زندہ رہنے والے ہیں۔

غرض اسلام جن مقدس وجودوں کی زندگیاں کو بطور نمونہ پیش کرتا ہے۔ اور جو اصولی معاشری تعلیم دیتا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ شادی کا مقصد اللہ تعالےٰ کی رضا کو پورا کرنا اور اسکے دین کی بھی خدمت کرنا ہے۔ اگر میاں بیوی کی محبت اسی جذبہ پر قائم ہوگی۔ تو یقیناً اس محبت کی یاد دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور اس کے نتائج ہمیشہ تاریخ انسانیت کے صفحات کو مزین رکھیں گے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ نے شادی کے مقصد کو پورا کرنے کی نہایت پاکیزہ مثالیں قائم کر دی ہیں۔ صحابیہ میں وہ نوجوان خواتین بھی پائی جاتی ہیں۔ کہ جو اپنے خاوندوں کی موت کی خبر سنکر غم نہیں کرتی تھیں۔ بلکہ یہ سنکر اطمینان کا سانس لیتی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو خیریت سے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ان کی شادیوں کا یہی مقصد تھا کہ کسی طرح وہ اسلام پر فدا ہو سکیں۔ اور ان کو یہی جوڑے پسند تھے۔ جو اللہ تعالےٰ کے دین اور اللہ تعالےٰ کے رسول کی خدمت کو اپنا نصب العین بنانے والے تھے۔ اس لئے اگر کوئی نوجوان شادی شدہ عورت یہ سنتی تھی۔ کہ اس کا خاوند جہاد میں مارا گیا۔ تو وہ اس پر فخر کرتی تھی۔ اس کا سہاگ خاوند کی جسمانی زندگی سے نہیں۔ بلکہ خاوند کی روحانی زندگی سے قائم رہتا تھا۔ اگر کبھی کسی خاتون کو یہ احساس ہوتا تھا۔ کہ اس کا خاوند اخلاق اور روحانیت کے اس معیار پر پورا نہیں اترا۔ جس کو وہ اپنا سمجھے تھے۔ تو وہ خاتون فوراً اس سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتی تھی۔ ایک نوجوان خاتون کا واقعہ ہے کہ ان کے میاں سفر پر گئے ہوئے تھے۔ جب مدینہ میں واپس آئے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم معہ صحابہ کی جماعت کے جہاد پر تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے میاں بھی جہاد پر جانے کو تیار ہو گئے۔ روانگی سے قبل انہوں نے اپنی بیوی کو پیار کرنا چاہا تو وہ خاتون یہ کہہ کر علیحدہ ہو گئیں۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو باہر جہاد پر تشریف لے گئے ہیں۔ اور تم گھر میں ٹھہر کر مجھے پیار کرنا چاہتے ہو۔

ایک جنگ کا واقعہ ہے۔ کہ صحابہ دشمن کے زبردست حملہ کی وجہ سے پیچھے ہٹے۔ لیکن مسلمان خواتین نے اپنے خیموں کے بانس اکھیڑ لئے۔ اور ان کو دوبارہ دشمن کی طرف دھکیل دیا۔ اور صحابہ نے اس مرتبہ جم جم کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ تو فتح یاب ہو گئے۔

یہاں ایک اور بلند کردار خاتون کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جن کے تین جوان بیٹے تھے دشمن سے مقابلہ کے موقعہ پر انہوں نے اپنے تینوں بیٹوں کو بلایا۔ اور کہا میں جوانی میں بیوہ ہو گئی تھی۔ لیکن آج تک میں نے ایسے رنگ میں زندگی بسر کی ہے۔ کہ تمہارے باپ کی عزت پر حرف نہ آئے۔ اور تمہاری پرورش اور نگرانی میں مصروف رہی ہوں۔ اب میرا تم سے یہ مطالبہ ہے کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے جاؤ۔ اور صرف فتح یاب ہو کر لوٹو ورنہ وہیں ڈھیر ہو جاؤ۔ نہیں تو میں تمہیں اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔

ان تمام واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان کس ارادے سے شادی کرتے تھے۔ اور ان کی شادیوں کے نتیجہ میں سوسائیٹیوں کو کیا ملتا تھا؟

پس قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اور اسلامی تاریخ پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی کا مسئلہ ایک فرد کے مسئلہ سے زیادہ ایک قومی مسئلہ ہے۔ اور صحابہ رضؓ نے ہمیشہ ذاتی تسکین اور فوائد کو قومی مقاصد کی خاطر قربان کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اور ان کی نسلوں کو متقیوں کا امام اور دنیا کا لیڈر بنا دیا۔

آج بھی اگر صفحہ دنیا پر کسی جماعت کا مقصد یہ ہے کہ وہ اسلام کی شوکت و عظمت کو دوبارہ قائم کر دکھائے۔ تو اس جماعت کو اس اہم معاشری مسئلہ کے متعلق وہی عمل اختیار کرنا ہوگا۔ جو اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے مقدس وجودوں اور ان کی پیروی میں صحابہ کرام نے اختیار کیا تھا۔

مُسلمان اور علم طب کی مختصر تاریخ

(از مولوی عبدالرشید صاحب جالندھری متعلم جامعۃ المبشرین)

77

مسلمانوں نے ایک طرف الٰہیات کے علم کو عروج تک پہنچایا تو دوسری طرف اپنے زمانۂ عروج میں دوسرے علوم کی چھان بین میں بھی کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ چنانچہ ایک مغربی محقق مسلمانوں اور علم طب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "بہت عرصے تک یہی درست بتایا جاتا تھا۔ کہ عرب تو یونانیوں کے غلامانہ نقال تھے۔ اور کہ اُنہوں نے علم الطب کے ارتقار میں روڑے اٹکائے۔ حالانکہ جو وقت عرب مشرق میں معرضِ ظہور میں آئے۔ یونانی طب کا ملمع اتر چکا تھا۔ اور جادوگری کے عملیات کی چاروں طرف حکمرانی تھی عربوں نے نہ صرف یونانی علوم کے خزانے کو ہمیشہ کی تباہی سے بچالیا۔ جو ان کے بغیر ناپید ہو جاتا۔ بلکہ اُنہوں نے یونانی تصانیف کو ہردلعزیز بنانے اور ان پر تنقید و تبصرہ کرنے سے، مشرق اور مغرب دونوں جگہ میں سائنس کی تعلیم کا مذاق پیدا کیا"۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں نے طب کا علم یونانیوں سے ہی لیا۔ . . . . . .

. . . .

. . . . انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مسلمانوں نے اپنے دَور ترقی میں صرف نقل و ترجمہ پر ہی بس نہیں کیا۔ بلکہ مستقل اضافات اور اصلاحات سے طب اور دوسرے علوم کو درجۂ بلند تک پہنچا دیا۔

مسلمانوں کے عہدِ طبّی کے چار دور کئے جا سکتے ہیں۔ پہلے دَور کی ابتداء ۵۰ھ سے ہوتی ہے۔ اس دَور میں ماسرجویہ۔ یحییٰ بن موسویہ۔ حنین ابن اسحاق وغیرہ نے یونانی طب کی تمام کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ بعض کا خیال ہے کہ یونانی تراجم کی ابتدا ہارون و مامون کے عہد میں ہوئی۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ترجمہ کی ابتدا خاندان عباسی سے قبل دور امویہ میں ہو چکی تھی۔ مشہور ماہر کیمیا خالد بن یزید نے اس کی طرف توجہ۔ خلفائے عباسیہ کے دَور میں حنین ابن اسحاق ذوبحی ابن موسویہ وغیرہ نے اس علم کی طرف توجہ کی۔ لیکن اس سے قبل دور امویہ میں ماسرجویہ اور تیاذون وغیرہ یونانی علم طب کی کتابوں سے تراجم کر چکے تھے یہ سلسلہ دوسری صدی کے آخر تک جاری رہا۔

★ اس کے بعد تیسری اور چوتھی ہجری میں مسلمانوں نے ان تراجم کی تنقیح کی اور مختلف طبوں کی آمیزش سے ایک مستقل علم طب کی بُنیاد رکھی۔ اگرچہ طِبِ اسلامی کی عمارت کی تعمیر طب یونانی کے اساس پر تھی۔ مگر اس میں عرب۔ ایران اور ہندوستان کی طبوں کا بھی اضافہ کیا گیا۔

عرب میں عہد اسلامی کے ابتداء میں اطباء اپنے مستقل طریق علاج پر عامل تھے حارث بن کلاہ ایک مشہور طبیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کا تھا جو کہ امیر معاویہ کے زمانہ تک زندہ رہا۔ ا . . ے علاوہ اور طبیب بن نصر۔ عبدالملک۔ ابن أثال وغیرہ بھی طب عرب کے حامل تھے ایک طرف عرب کے طبیب عرب کی طب کے حامل تھے۔ تو دوسری طرف ایران کی تہذیب ابھی ابھی زوال پذیر ہوئی تھی۔ اِسلئے وہاں بھی طب کا چرچا تھا۔ ایسے ہی ہندوستان کی طبی ترقی معروف تھی۔ گویا کہ اس دَور میں مسلمانوں نے طب یونانی کے ساتھ ایرانی اور ہندی طب سے بھی استفادہ کیا۔

★ تیسرا دور پانچویں صدی ہجری سے آٹھویں صدی ہجری تک رہا۔ اس دَور میں مسلمانوں نے جُملہ امراض کے اسباب و علامات کی تحقیقات کی۔ علاج کے نئے نئے طریقے ایجاد کئے۔ دواؤں کے افعال و خواص تحقیق کئے علم کو ترقی دی حفظانِ صحت کے علم کی تدوین کی۔ اس عہد میں طب نے اس قدر ترقی کر لی تھی کہ اسے مختلف فنوں پر تقسیم کیا گیا ہر فن میں سینکڑوں ماہرین پیدا ہو گئے۔ ابن الاخوۃ نے کتاب الحسبہ میں تصریح کی ہے۔ کہ عہد عباسیہ میں طبیب کا فرض عام امراض کا معالجہ تھا۔ جراح کا کام جراحت کرنا تھا۔ کحال امراض چشم کا معالج تھا۔ جابر ٹوٹی ہوئی ہڈیاں ٹھیک کرتا تھا اور بیطار جانوروں کے امراض کا علاج کرتا تھا۔ غرضیکہ ہر شعبہ کے ماہر الگ الگ موجود تھے۔ ان میں سے عمار بن علی الموصلی اور ہارون علی بن یحییٰ وغیرہ کی زیادہ شہرت ہوئی۔

اِس کے بعد اسلامی طب کا دور چہارم شروع ہُوا۔ جس میں زیادہ تر شروح و مختصرات مرتب کی گئیں۔ عام طور پر اس کو مسلمانوں کے عہد علمی کا دور زوال سمجھا جاتا ہے۔ مگر جہاں تک طب کا تعلق ہے اس میں برابر ترقی ہوتی رہی مصر۔ شام۔ عراق۔ ایران وغیرہ میں ہزاروں ایسے طبیب پیدا ہوئے۔ جو شب و روز سرگرم عمل رہے۔ اُنہوں نے نئے نئے امراض تحقیق کئے۔ نئی دوائیں تلاش کیں۔ اصول علاج وضع کئے۔ افسوس کہ اندلس کی اسلامی سلطنت کے زوال کی وجہ سے اس زمانہ کی تالیفات دوسرے ملکوں تک نہ پہنچ سکیں اسلئے وُہ ان کی اہمیّت کا اندازہ نہ کر سکے۔ یہ مسلمانوں کے دَورِ طبی کی مختصر تاریخ ہے جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں نے اگرچہ طب کا علم یونانیوں سے حاصل کیا لیکن اس میں مستقل اضافات۔ اصلاحات۔ اور تحقیقات سے علم طب کو بلند پایہ تک پہنچایا۔

رشوت اور ہڑتال کے متعلق اِسلامی نقطۂ نگاہ

رشوت دینا:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں۔ کہ جس سے گورنمنٹ اور دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جائیں۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں لیکن ایسے طور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دی جائے۔ جس سے کسی کے حقوق کا اتلاف مدنظر نہ ہو۔ بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو۔ تو یہ میرے نزدیک منع نہیں۔ اور میں اس کا نام رشوت نہیں رکھتا۔ کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی۔ بلکہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ فرمایا ہے"۔ (الحکم، ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

رشوت اور ھدیہ میں فرق:۔

رشوت اور ہدیہ میں ہمیشہ تمیز چاہیئے۔ رشوت وُہ مال ہے کہ جب کسی کی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جائے۔ ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے اور حق تلفی بھی کسی کی نہیں ہوئی۔ تو اس کو جو دیا جائے گا۔ وُہ اس کی محنت کا معاوضہ ہے۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۵)

رشوت کے مال سے عمارت:۔ ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ایک شخص تائب ہو۔ تو اُس کے پاس جو اوّل جائداد اور رشوت وغیرہ سے عمارت بنائی ہو۔ اُس کا کیا حکم ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ شریعت کا حکم ہے۔ توبہ کرے۔ تو جس کا وُہ حق ہے۔ وُہ اس کو پہنچایا جائے۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۵)

رشوت کا مال:۔ سوال:۔ رشوت ستانی سے اگر کسی نے مال جمع کیا ہُوا ہو۔ اور پھر وُہ اس سے توبہ کرلے۔ تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ ایسا مال جو رشوت ستانی سے لیا گیا ہے۔ جب توبہ کرے۔ تو اس کو بلکہ اُن لوگوں کو جن سے لیا ہے واپس کرے۔ اور اگر پتہ نہ لگے۔ تو پھر اسے صدقہ و خیرات کر دے۔ (الحکم ۲۲ مارچ ۱۹۰۳ء)

ھڑتال کے متعلق:۔

سوال:۔ ذکر تھا کہ سیالکوٹ کے تجار نے بسبب محصول چنگی میں زیادتی کے دکانیں بند کر دی تھیں۔ اور چند روز کا نقصان اُٹھا کر پھر خود بخود کھول دیں۔

جواب:۔ اِس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا اُن کی بیوقوفی تھی۔ جس سے اُن کو خود ہی باز آنا پڑا۔ محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے۔ آسمانی اسباب کے لحاظ سے بھی جب کبھی قحط پڑتا ہے تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں تو اُس وقت کیوں دوکانیں بند نہیں کر دیتے۔ (البدر ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء)

موجودہ وقت میں بھی جبکہ ہمارے مُلک میں اسلامی مملکت قائم ہے۔ کئی لوگ اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایسے خلاف شرع طریق ہڑتال وغیرہ کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ جو حکومت کی پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ خدا تعالے فرماتا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرّسُول و اولی الامر منکم کہ اے لوگو! اللہ اور رسول اور حکومتِ وقت کے احکام کی فرمانبرداری کرو۔ مگر یہاں حکومت کا مقابلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو اسلامی اُصول کے خلاف ہے۔ بعض لوگ بھوک ہڑتال کرتے ہیں تاکہ ان کا مطالبہ منظور ہو جائے۔ اور ایسا کرنے سے خودکشی کی دھمکی دی جاتی ہے جو اسلام میں جائز نہیں ہے۔ مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال وغیرہ کے طریق کی بجائے اگر معقولیت اور سنجیدگی سے افسران کے سامنے مطالبات رکھے جائیں۔ تو یہ بہتر طریق ہے۔ اور جائز بھی ہے۔ لمثل ھذا فلیعمل العاملون۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ع ۱۴۰۰۰ میں نذیرہ بیگم زوجہ چوہدری بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مولا بخش ڈاکخانہ ماہ دیہہ کھنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ /۴۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمت /۱۰۰ روپیہ۔ کل میزان /۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نذیرہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سلطان احمد سیکرٹری مال۔ گواہ شد بشارت احمد خاوند موصیہ۔

ع ۱۴۰۱۲ میں نور محمد ولد شیخ رحمت قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن خانیوال ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب موضع مکند پور ضلع جالندھر میں غیر منقولہ جائیداد بصورت مکان تھی۔ جو اندازاً دو ہزار روپے کی تھی۔ اگر وہ جائیداد واپس ملی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اندازاً دس روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ لڑکے کاروبار کرتے ہیں۔ وہ چندہ عام دیتے ہیں۔ کمی بڑھنی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ مرنے پر جو جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر کوئی رقم حصہ جائداد ادا کر دوں۔ تو وہ منہا سمجھی جائیگی۔ العبد نور محمد ولد شیخ رحمت نشان انگوٹھا۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد الغنی ولد غلام محمد سیکرٹری مال۔

ع ۱۴۰۲۳ میں زبیدہ بیگم زوجہ سلطان احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ محمد عبد اللہ ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حق مہر [illegible] روپیہ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا [illegible] احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی [illegible] جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ زبیدہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ ولایت حسین انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد عبد اللہ سیکرٹری امور عامہ کوٹ عبد اللہ۔

ع ۱۴۰۲[illegible] [illegible] بنت علم دین قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ محمد عبد اللہ ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک بچھڑا عمر دو سال قیمت مبلغ /۱۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ میراں بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد عبد اللہ سیکرٹری امور عامہ گواہ شد ولایت حسین انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۴۰۲۵۔ میں صغراں بیگم زوجہ محمد طفیل صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عبد اللہ ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ /۱۰۰ روپے ہے۔ جو کہ واجب الوصول ہے۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ قیمت دو صد روپیہ۔ ایک مشین سنگر پرانی جس کی قیمت /۸۰ روپیہ کل میزان /۳۸۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ صغراں بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد طفیل خاوند موصیہ گواہ شد محمد عبد اللہ سیکرٹری امور عامہ کوٹ عبد اللہ۔

ع ۱۴۰۲۶ میں محمد شریف ولد چوہدری عبد اللہ قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر اٹھائیس سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عبد اللہ ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ الاٹ شدہ ۹ ایکڑ واقعہ کوٹ عبد اللہ تحصیل ضلع تھرپارکر میں واقع ہے۔ اس کی آمد سالانہ تین صد روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد شریف نشان انگوٹھا۔ [illegible] کوٹ عبد اللہ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ سیکرٹری [illegible]

[illegible] بیگم زوجہ چوہدری کرامت اللہ [illegible] پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ہار اڑھائی تولہ کانٹے ڈیڑھ تولہ۔ کلپ آدھا تولہ۔ انگوٹھی آدھا تولہ مجموعہ پانچ تولہ۔ مجموعہ پانچ تولہ بشرح /۹۰ روپے کل قیمت /۴۵۰ روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند /۳۰۰ روپیہ کل رقم /۷۵۰ روپے۔ اس وقت اور کوئی جائیداد نہیں۔ /۷۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اس وقت /۵ روپے اعلان برائے وصیت ادا کرتی ہوں۔ اور /۱۰ روپے /۷۵ میں ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ العبد سلیمہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد سعادت احمد خاں ربوہ۔ گواہ شد کرامت احمد خاں ربوہ۔

ع ۱۴۰۲۸ میں غلام قادر ولد سلطان بخش قوم جٹ انھوال پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ ۲۱ دوھ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جائیداد غیر منقولہ ۴۹ ایکڑ واقعہ دیہہ ۲۱ دوھ میں ۲۵ ایکڑ دیہہ ۸ اکھیراج میں ۲۴ ایکڑ کل ۴۹ ایکڑ جس کی قیمت فی ایکڑ ۲۵۰ روپے کل میزان /۱۲۲۵۰ روپے ہے۔ اور منقولہ جائیداد قیمتی /۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ کل /۱۳۲۵۰ میں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد غلام قادر بقلم خود گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد بقلم خود محمد شفیع سیکرٹری مال چک ۲۱ دوھ۔

ع ۱۴۰۲۹ میں محمد شفیع ولد فضل دین قوم گل جٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دیہہ چک ۲۱ ڈاکخانہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ اراضی ۴۲ ایکڑ واقعہ دیہہ ۲۱ میں ہے۔ جس کی قیمت بحساب فی ایکڑ /۲۵۰ روپے کل قیمت /۱۰۵۰۰ روپے ہے۔ منقولہ جائیداد قیمتی /۱۰۰۰ روپے ہے۔ کل /۱۱۵۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد شفیع [illegible] بقلم خود۔ گواہ شد نذیر احمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۴۰۳۱ میں امۃ السمیع زوجہ مرزا رفیع احمد قوم سید عمر ۱۷ سال تین ماہ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۷-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں البتہ زیورات ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ کانٹے وزنی ۲ تولے انگوٹھیاں ۶ عدد وزنی ۲ تولے ۱ ماشہ کڑے وزنی تین تولے ۲ ماشے ۴ رتی ایک سٹ نکلس اور کانٹے جس کا کل وزن دس تولے دو رتی ہے۔ اور اس میں سونے کا وزن نو تولے چھ ماشے ہے۔ اور لاکٹ وزنی ایک تولہ گیارہ ماشے جس میں سونا ایک تولہ چھ ماشے ہے۔ اس کے علاوہ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس تمام کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جیب خرچ ماہوار مجھے ملے گا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراتی رہونگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ امۃ السمیع۔ گواہ شد میر معین الدین گواہ شد مرزا رفیع احمد۔

ع ۱۴۰۳۷۔ میں جمیلہ بنت محمد حسین قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال دس ماہ پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۸-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرے پاس ایک جوڑی بالیاں طلائی ہیں جن کی قیمت /۴۴ روپے ہے۔ میری ماہوار تنخواہ /۱۷۹ روپے بمعہ مہنگائی الاؤنس کے ہے۔ میں اپنی آمد اور بالیوں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میں اپنی آمد کا دسواں حصہ تازیست ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں آئندہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں۔ تو اس پر بھی اسی وصیت کا اطلاق ہوگا۔ اور جائیداد پیدا کردہ کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ جمیلہ بنت محمد حسین بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اسسٹنٹ مسٹرس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خانیوال۔ گواہ شد محمد حسین عربی ٹیچر والد موصیہ۔ گواہ شد محمد شریف سب انسپکٹر۔

ع ۱۴۰۳۹۔ میں دین محمد ولد چوہدری محمد بخش قوم نگو گھر پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن نواں کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ٹنڈو الہیار ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۹-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ زمین نہری رقبہ ۲۷ ایکڑ واقعہ نواں کوٹ احمدیاں [illegible] ہے جس کی قیمت فی ایکڑ مبلغ [illegible] روپیہ [illegible] کی قیمت /۵۴۰۰ روپیہ ہے منقولہ جائیداد مال مویشی ایک ہزار روپیہ ہے۔ کل /۶۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی العبد دین محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد رحمت علی بقلم خود سکنہ نواں کوٹ احمدیاں۔

کومٹ طیاروں کو تباہی سے بچانے کیلئے سائنسدانوں کے تجربات

لندن ۲۲ راکتوبر:- دنیا بھر کے ماہرین ہوابازی اس تحقیقات کا گہری دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ جو کومٹ طیاروں کی تباہی کے سلسلہ میں شروع ہے۔ کیونکہ جس پرسکون ماحول میں سائنسدان اور ریسرچ کارکن نہایت ٹھوس طریقہ سے ہوابازی کی تاریخ کی عظیم ترین تحقیقات کے نتائج عدالت کے روبرو بیان کر رہے ہیں۔ اس کے فیصلوں کا اثر دنیا بھر کے ملکوں پر پڑے گا۔ جہاں جٹ ہوابازی کے نئے دور کا آغاز کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

عدالت میں متعلقہ طیارہ ساز کمپنیوں کے نمائندے برطانیہ۔ امریکہ اور متعدد دیگر ملکوں کی ہوابازی کمپنی کے نمائندے بھی موجود ہیں۔

ایک امر یقینی ہو گیا ہے کہ آئندہ تمام برطانوی جٹ طیاروں۔ کومٹ اور دیو ہیکر برسٹل برٹانیہ کو صلاحیت پرواز کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے سے پہلے دائرنیک کی تباہی کی آزمائش پر پورا اترنا پڑے گا۔ اس آزمائش کی تجویز طیارہ سازی کے خاص اداروں نے کومٹ طیاروں کی تباہی کی حقیقی وجوہ تلاش کرنے کے دوران میں پیش کی تھی۔ توقع ہے کہ اب دنیا بھر میں ہوابازی کا نیا معیار قائم ہو گا۔

موجودہ تحقیقات کا یہ مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ کومٹ کے حادثے کی وجہ کیا تھی۔ اور یہ توقع نہیں ہے کہ عدالت کومٹ طیاروں کے مستقبل کی بابت کوئی فیصلہ بھی کرے۔ بلکہ یہ فیصلہ کومٹ بنانے والی ڈی ہیومیلنڈ کمپنی شہادتوں کے پیش نظر خود کرے گی۔

پنجاب میں کپڑے کی قلت رفع کرنے کیلئے اقدامات

لاہور ۲۲ راکتوبر:- حکومت پنجاب نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے۔ کہ صوبائی حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی ہے کہ کپڑے کے منظور شدہ تاجر لاہور سے اپنے کوٹے کا کپڑا نہیں لیتے۔ ایک مہینہ پیشتر جب تاجروں نے اپنے کوٹے وصول کرنے میں سستی کی تھی۔ تو حکومت نے ڈسٹرکٹ کنٹرول کو اپریٹو بنکوں کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ کپڑا خرید لیں اس انتظام کے باعث تمام ضلعوں کے سنٹرل کوآپریٹو بنکوں نے یہ درآمد شدہ کپڑا خرید لیا۔ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ ایسا بندوبست کریں۔ کہ یہ کپڑا ایک مہینے کے اندر اندر تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو ان سے اس کی وضاحت طلب کی جائے گی۔

حکومت پاکستان کے ٹیکسٹائل کمشنر نے لاہور میں اپنے حالیہ دورہ میں حکومت پنجاب کے اعلیٰ حکام سے مذاکرات کئے تھے۔ جن کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ پنجاب کے حصہ کا بقایا غیر ملکی کپڑا درآمد کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔ توقع ہے کہ غیر ملکی کپڑے اور ملکی کارخانوں کے تیار کئے ہوئے کپڑے کی تقسیم کے بعد صوبے میں کپڑے کی کمی کافی حد تک دور ہو جائے گی۔

صوبائی حکومتوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دینے کی تجویز!

لاہور ۲۲ راکتوبر:- پنجاب کے وزیر اعلیٰ کی دعوت پر مغربی پاکستان کے ارکان دستور یہ کے صوبائی وزراء اور مسلم لیگ کے لیڈروں کا اجتماع منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس اجلاس میں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ وہ دور رس نتائج کے حامل ہوں گے۔ مغربی پاکستان سے دستور ساز اسمبلی کے از سر نو انتخابات اور صوبوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات کے مسائل خصوصی توجہ کے مرکز تھے۔ یہ اجلاس ان دستوری گتھیوں کو سلجھانے کے لئے بلایا گیا تھا۔ جو اس وقت ملک کو درپیش ہیں۔ اہم قومی مسائل کے بارہ میں ایک ہی موقف اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اتفاق رائے سے یہ طے پایا۔ کہ صوبائی اسمبلیوں کو برطرف کرنے کے اختیارات مرکز کے پاس نہیں ہونے چاہیئں۔ بلکہ اصولی طور پر مرکزی حکومت کی تحویل میں صرف تین اہم محکمے یعنی دفاع۔ خارجہ اور کرنسی رہنے چاہیئں۔

اسلحہ بندی پر بین الاقوامی نگرانی قائم کرنے کا مسئلہ

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۲ اکتوبر:- امریکی نمائندے مسٹر جیمس جے وڈزورتھ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کو بتایا ہے۔ کہ امریکہ کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ روس کو اسلحہ بندی پر موثر بین الاقوامی "کنٹرول" پر آخر کیا اعتراض ہے۔ تخفیف اسلحہ کے سوال پر بحث کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے تخفیف اسلحہ کے طے شدہ پروگرام کی نگرانی کرنے والے حقیقی معنوں میں موثر بین الاقوامی ادارے کے بارے میں روس کی عدم رضامندی پر تفصیل کے ساتھ بحث کی انہوں نے اعلان کیا۔ کہ اگر امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس اور دوسرے ملک اپنے آپ کو اس کا پابند بنانے کو تیار ہیں۔ تو روس کو کس بات کا ڈر ہے۔ یا ہم یہ فرض کر لیں کہ وہ کچھ چھپانا چاہتا ہے اور کوئی ایسی بات ہے۔ جسے وہ دنیا پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا ہے۔ امریکی مندوب نے کہا۔ کہ اگر تخفیف اسلحہ کے منصوبے کو اس طرح عملی جامہ پہنایا جائے۔ کہ دوسرے اس کو آسانی کے ساتھ دیکھ سکیں۔ تو یہ منصوبہ کام کس طرح کر سکتا ہے۔

پاکستان سے ایک فنی سروے مشن سعودی عرب بھیجا جائے گا

کراچی ۲۲ راکتوبر:- حکومت پاکستان سعودی عرب کی درخواست پر ایک فنی سروے مشن سعودی عرب بھیج رہی ہے۔ جو اس بات کا جائزہ لے گا کہ پاکستان اس ملک کے وسائل کی ترقی کے سلسلے میں کس حد تک مدد کر سکتا ہے۔ یہ مشن آبپاشی اور زراعت وغیرہ کے لئے آبی ذرائع کی بہتری کے لئے منصوبے تیار کرے گا۔ اور یہ معلوم کرے گا۔ کہ سعودی عرب میں کون کون سی صنعتیں قائم کی جا سکتی ہیں اس کے علاوہ مشن وہاں معدنیات کی دریافت کی کوشش بھی کرے گا۔ اس مشن میں مالیات اور بنک کاری کے دو ماہر بھی شامل کر لئے گئے ہیں۔ جو ان مسائل کے متعلق وہاں کی حکومت کو مشورے دیں گے

کنونشن کے التواء کے خلاف احتجاج

لاہور ۲۲ راکتوبر:- پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے کراچی میں منعقد ہونے والی مسلم لیگ کنونشن کو ملتوی کرنے کے فیصلہ کی پرزور مذمت کی ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مرکزی مسلم لیگ سے کہا ہے۔ کہ یہ کنونشن پہلے بھی ایک بار ملتوی کی جا چکی ہے۔ اور اس کے دوبارہ ملتوی کرنے سے کنونشن قائم کرنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اور اس سے عوام کے دلوں میں شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔

ہڑتال سے دس لاکھ روپے کا یومیہ نقصان

لندن ۲۲ راکتوبر:- آج ساؤتھمپٹن کی بندرگاہ کے کارکنوں نے مکمل ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ اور لورپول ڈول کے کارکنوں کی اکثریت نے بھی کام بند کر دیا ہوا ہے۔ آج صبح ملک میں ۷۰ ہزار کارکنوں میں سے تقریباً ۴۰ ہزار ہڑتال کر چکے تھے اندازہ ہے کہ برطانیہ کی نصف بحری تجارت معطل ہو چکی ہے۔ اور جہاز راں کمپنیوں کو یومیہ تقریباً دس لاکھ روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے

کراچی ۲۲ راکتوبر:- سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے پنجابی رکن اور پنجاب مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری سید خلیل الرحمن کو برما میں پاکستان کا سفیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

تخفیف اسلحہ کا مسئلہ پسماندہ ممالک کیلئے زندگی اور موت کا سوال ہے

نیویارک ۲۲ راکتوبر:- جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی مندوب نے اس بات پر زور دیا۔ کہ پوری دنیا کے امن و سلامتی کا دارومدار بڑی حد تک تخفیف اسلحہ کے مسئلے کے تصفیہ پر ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تخفیف اسلحہ کے سلسلے میں حال ہی میں جو کارروائیاں ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کسی سمجھوتے پر پہنچنے کی سخت کوشش کی جا رہی ہے۔

آپ نے کہا کہ تخفیف اسلحہ کی اصل بحث اس وقت ہتھیار بندی میں کمی کرنے کی ضرورت سے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ ہتھیار بندی میں کمی کے طریقوں سے متعلق ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سوویٹ یونین ایک ایسے نگران ادارہ کے قیام پر رضامند ہو جائے گا۔ جس کو تخفیف اسلحہ کی نگرانی کرنے اور اس کو نافذ کرنے میں مناسب اختیارات حاصل ہوں۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ پسماندہ ملکوں کی معیشت کے لئے تخفیف اسلحہ کا مسئلہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔

"حیدر آباد ہاؤس" ٹھیکے پر لے لیا گیا

حیدر آباد دکن ۲۲ راکتوبر:- بھارت سرکار نے دہلی کا "حیدر آباد ہاؤس" ریاستی حکومت سے تین سال کے لئے ۵ لاکھ روپیہ پر ٹھیکے پر لیا ہے۔ مرکزی حکومت اس عمارت کو محکمہ خارجہ کے غیر ملکی مہمانوں کیلئے استعمال کرے گی۔ عمارت کی توسیع اور مرمت کی ذمہ داری بھی بھارتی حکومت کے ذمہ ہو گی۔

برطانیہ کا خفیہ ترین طیارہ تباہ ہو گیا

لندن ۲۲ راکتوبر:- برطانیہ کا ایک نہایت خفیہ اور آواز سے زیادہ رفتار والا طیارہ برسٹل چینل میں گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ یہ گلوسٹر جیولن طیارہ آزمائش کی غرض سے اڑایا جا رہا تھا دو برس قبل ایسے طیارے برطانوی فضائیہ کے لئے سب سے پہلے طیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس کی تمام

ربوہ کے مضافات میں مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں

بارہ دیہی بستیوں میں وسیع پیمانے پر ادویہ کی تقسیم اور تعمیر مکانات میں سیلاب زدگان کی خاطر خواہ امداد

ربوہ ۲۲ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ سیلاب کے سلسلے میں جو امدادی کام سرانجام دے رہی ہے اب اس کا حلقہ زیادہ وسیع کر دیا گیا ہے۔ تا زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچایا جا سکے۔ اس سلسلہ میں پچھلے ہفتہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے تحت قائد مجلس کی زیر قیادت سو سے زائد خدام کا ایک وفد لاہور گیا تھا۔ جس میں ۲۷ معمار شامل تھے۔ اس وفد نے لاہور میں ۷۵ مکانات نئے سرے سے تیار کئے۔ جس جذبہ اور خلوص سے خدام نے کام کیا۔ افسران حکومت اور پبلک کے سرکردہ لوگ اس کی داد دئے بغیر نہ رہ سکے۔ (اسی دن جب ہمارا یہ وفد لاہور میں تعمیر مکانات کا کام سرانجام دے رہا تھا۔ ربوہ کے مضافات میں ۷۵ خدام پر مشتمل چھ وفود بھیجے گئے۔ ان وفود نے بارہ دیہات کا دورہ کیا۔ اور سیلاب زدگان کو اپنی خدمات پیش کیں۔ ۲۸۸ گھرانوں میں ملیریا۔ سردرد اور پیچش کے مریضوں کو دوائیاں بہم پہنچائی گئیں۔ اور مستقل علاج کیلئے ربوہ میں آنے کی دعوت دی گئی۔ جہاں ان کا مفت علاج کیا جائے گا۔ انشاء اللہ موضع کوٹ امیر شاہ میں آٹھ خدام نے ساڑھے تین گھنٹے تک تعمیر کا کام کیا۔ اور اس دوران میں قریباً ۷۰۰ مربع فٹ دیواریں تیار کیں۔ گاؤں والوں نے خدام کے جذبہ خدمتِ خلق کو سراہا۔ اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

موضع جات بُرجیاں اور کھڑکن میں تعمیر مکانات کے سلسلہ میں خدام نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور ہمارے وفد نے ایک بڑی عمارت کا ملبہ اٹھانے اور دوبارہ تعمیر کے لئے ہموار کرنے کے علاوہ مٹی اور گارا تیار کر کے اس ایک مکان کی نصف نصف دیواریں تیار کیں۔ اہالیان دیہہ نے احمدیوں کے اس ہمدردانہ کام کی تعریف کی۔ نیز درخواست کی کہ آئندہ جو وفود آئیں۔ وہ اپنے ساتھ کھانسی اور درد ریح کی ادویہ لائیں۔ یہ دوائیں انشاء اللہ دوسرا وفد اپنے ساتھ لے جائے گا۔

ستی وال کے گاؤں کو سیلاب نے بہت نقصان پہنچایا ہے نصف سے زیادہ گاؤں گر گیا ہے ۲۰ خدام پر مشتمل ایک وفد نے اس گاؤں کا دورہ کیا۔ اور اپنی خدمات پیش کیں اور ایک ضعیف عورت کا مکان تعمیر کیا گیا اسی طرح اس کی دیواروں کے گرد قریباً ۲۰۰ فٹ مٹی ڈالی گئی۔

موضع کمالکے میں ۱۳۰۰ مربع فٹ تعمیر کا کام کیا گیا۔ ایک کمرے پر چھت ڈال کر اس کی لپائی کی گئی۔ افسر صاحب مال۔ اور تحصیلدار صاحب علاقہ نے جو دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے خدام کے جذبہ خدمتِ خلق کی تعریف کی۔ اور انکے کام کو سراہا۔

موضع ٹھٹھہ مخدوماں میں ۱۶۰ مکعب فٹ مٹی کی خام دیوار تیار کی گئی۔ اور ایک گھر کی تعمیر کیلئے گارا تیار کر کے دیا گیا۔

اہالیان موضع ستی وال نے آئندہ بھی تعمیر مکانات میں امداد کی باقاعدہ درخواست دی ہے۔ اور مجلس ہٰذا ایک سکیم تیار کر کے ان کی امداد کے فوری انتظامات کر رہی ہے (نامہ نگار)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کیطرف سے مجالس پنجاب کی امدادی سرگرمیوں پر مسرت کا اظہار

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے دوسو روپے کی مزید پیشکش

کراچی ۲۲ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے پنجاب کے حالیہ سیلاب کے سلسلے میں صوبہ کی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی امدادی سرگرمیوں پر مسرت و اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اس محرومی پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ اس کے اراکین دُور ہونے کی وجہ سے اپنے پریشان حال بھائیوں کی عملاً کوئی خدمت نہیں کر سکے۔ تاہم انہوں نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دوصد روپے کی رقم ارسال کرتے ہوئے درخواست کی ہے۔ کہ حضور اسے امدادِ سیلاب زدگان کے تحت خرچ فرما کر انہیں بھی شریکِ ثواب ہونے کا موقع مرحمت فرمائیں اس ضمن میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مکرم عبدالرحیم بیگ صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں مجلس کی طرف سے جو خط تحریر کیا ہے اُس کا متن درج ذیل ہے:۔

سیدی و آقائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی پنجاب کے حالیہ سیلاب کے سلسلہ میں دیگر مجالس خدام الاحمدیہ کی امدادی سرگرمیوں پر اظہار مسرت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے کہ اُس نے ہمارے بھائیوں کو بہترین خدمتِ خلق کی توفیق عطا فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مجلس مقامی کو اس بات کا افسوس ہے کہ مجلس ہٰذا دُور ہونے کی وجہ سے اپنے پریشان بھائیوں کی عملاً کوئی خدمت نہیں کر سکی۔ تاہم خدام کراچی نے مبلغ دوصد روپیہ کی حقیر رقم اس غرض کے لئے جمع کی ہے کہ یہ رقم حضور پُر نور کی خدمت بابرکت میں اس غرض کے ساتھ پیش کر دی جائے۔ کہ حضور اس قلیل رقم کو قبول فرماتے ہوئے جس مجلس کو حضور پسند فرمائیں۔ مجلس مقامی کی جانب سے برائے امداد سیلاب زدگان مرحمت فرمائیں خدام کی یہ رقم اس چندہ کے علاوہ ہے۔ جو انہوں نے مقامی جماعت کے ذریعہ مرکز ارسال کیا ہے۔

بالآخر حضور سے التماس ہے کہ حضور مجلس کے کارکنان اور اراکین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح رنگ میں سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(دستخط قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

کراچی ڈھاکہ سپر کانسٹی لیشن سروس کے اوقات میں تبدیلی

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ اگلے مہینے کی پہلی تاریخ سے کراچی ڈھاکہ سپر کانسٹی لیشن سروس کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے یہ تبدیلی اس وجہ سے کی گئی ہے۔ کہ طیارہ اسی روز ڈھاکہ سے واپس کراچی پہنچ سکے نئے اوقات کے مطابق سپر کانسٹی لیشن طیارہ مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ۸ بجے صبح کراچی سے روانہ ہوگا اور مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق تیسرے پہر دو بج کر چالیس منٹ پر ڈھاکہ پہنچ جائے گا ڈھاکہ سے مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق شام کے چار بج کر چالیس منٹ پر روانہ ہوگا۔ اور مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق رات کے نو بج کر بیس منٹ پر کراچی پہنچ جائیگا۔

دمشق کے اخبار کی اخوان پر نکتہ چینی

دمشق ۲۲ اکتوبر گذشتہ جمعہ کی نماز کے بعد برطانوی مصری معاہدے کیخلاف اخوان المسلمین کے مظاہرے پر تبصرہ کرتے ہوئے دمشق کے روزنامہ "صوت العرب" نے لکھا ہے کہ اخوان المسلمین کو یہ جاننا چاہیئے کہ شام جس نے استبدادیت سے چھٹکارا پانے کے لیے پانچ سال تک کوشش کی ہے اب پھر انارکی اور مذہبی انتہا پسندی کے سایہ میں نہیں رہنا چاہتا اور وہ یہ بات پسند نہیں کرتا۔ کہ وہ اپنی جمہوری حکومت کی ابتدا اپنے ایک ہمسایہ عرب ملک سے تعلقات خراب کر کے کرے۔ اخبار مذکور نے آخر میں لکھا ہے کہ اب ہم اس بات کی اجازت نہیں دینگے۔ کہ ذاتی مقاصد حاصل کرنے کیلئے مذہب کو آلۂ کار بنایا جائے۔ ہم یہ باور کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ کہ اسلام خطرے میں ہے محض اس بنا پر کہ الھضیبی مصر میں برسر اقتدار نہیں آ سکے ہیں۔

کاٹن جننگ فیکٹریوں کے مالکوں کو انتباہ

لاہور ۲۳ اکتوبر کاٹن جننگ فیکٹریوں کے احاطوں میں واقع کپاس اوٹنے کپاس پریس کرنے اور بنولوں کے تیل کی فیکٹریوں کے مالکوں اور قابضوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ ۵۵-۱۹۵۴ء کیلئے کپاس کے لائسنسوں کی تجدید کے سلسلہ میں درخواستیں موصول کرنے کی آخری تاریخ میں مزید ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک توسیع کر دی گئی ہے متعلقین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ پنجاب کاٹن کنٹرول رولز مجریہ ۱۹۴۹ء کے قاعدہ نمبر ۸ (۱) اور قاعدہ نمبر ۱۰ (۲) کے مطابق اپنی درخواستیں ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۴ء سے پیشتر علاقوں کے کاٹن انسپکٹروں کو ارسال کر دیں

لڑکیوں کا مڈل کا امتحان

لاہور۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ تعلیم پنجاب کے زیر اہتمام لڑکیوں کا مڈل سکول امتحان ۱۴ فروری ۱۹۵۵ء کو شروع ہوگا۔

مضافاتی قصبوں کے مکانات کیلئے فرنیچر کا مقابلہ

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبے کے مضافاتی قصبوں میں سی ٹائپ کے جو مکان زیر تعمیر ہیں۔ انہیں موزوں قسم کے فرنیچر سے آراستہ کرنے کے لئے گوجرانوالہ کے مضافاتی قصبہ میں سستے فرنیچر کا ایک مقابلہ منعقد کیا جائے۔ جن اشخاص کا فرنیچر بہترین قرار دیا جائے گا۔ انہیں باعتبار ہنرمندی علی الترتیب*

*اڑھائی سو۔ ڈیڑھ سو اور ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا واضح رہے کہ مقابلہ میں جو فرنیچر پیش کیا جائے وہ سستا اور سادہ ہونے کے علاوہ ایسی ساخت کا ہو